عبدالرشید صادق☆

حسن و جمال کا چاند ﷺ

اہانت رسول ﷺ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ڈنمارک کی طرف سے نبی ﷺ کے توہین آمیز خاکے پھر سے شائع کر دیئے گئے ہیں جن میں تاجدارِ مدینہ کی صورت کو انتہائی مضحکہ خیز شکل میں پیش کیا گیا ہے۔توہین انبیاء ایک نا قابل معافی جرم ہے جس کی سزا موت سے کم نہیں۔مغرب اِسلامی تعلیمات کی روز بروز بڑھتی ہوئی اشاعت سے زِچ ہو چکا ہے اور اس کے سامنے بند باندھنے میں ناکام بھی۔لہٰذا اب اس نے اخلاقیات کی تمام حدود پھلانگتے ہوئے مسلمانوں کے مرکز یعنی محمد ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کر دیئے ہیں۔آپ ﷺ کی سیرت وصورت کے اَحوال جن ذرائع سے مسلمانوں تک پہنچے ہیں وہ انتہائی محتاط اور ثقہ ہیں۔اب تک سیرت وصورت رسول کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے ختمی مرتبت ﷺ کی صورت اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق میں اَکمل ترین بنائی ہے۔مالک کائنات نے آپ ﷺ کو تمام مخلوق سے اَفضل بنایا اور قیامت تک کے لیے آپ ﷺ کو کائنات کے تمام لوگوں کا مقتدا و اِمام بنایا اور یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ تمام بنی نوع انسان کے لیے ہدایت ورشد کا مرکز ومحور مقرر کیے جانے والے کی صورت ناقص رہ جاتی؟

حضور نبی کریم ﷺ خاتم النبیّین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر لحاظ سے کامل و اَکمل بنایا۔جس طرح آپ کی سیرت سب سے اعلیٰ ہے۔(نبوت سے قبل ہی لوگ آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتے تھے) اسی طرح آپ ﷺ کی شکل وصورت بھی سب سے زیادہ افضل ہے۔آپ ﷺ کی تخلیق ہر لحاظ سے مکمل تھی۔

آپ ﷺ صورت و سیرت کے لحاظ سے عالمگیر جہاں میں ایک مقتدر وممتاز حیثیت کے حامل قدرتِ الٰہی کی عدیم النظیر شاہکار شخصیت تھے۔ سید الملائکۃ حضرت جبریل امین علیہ السلام کی اس گواہی سے بڑھ کر اور کون سی گواہی ہوسکتی ہے جو انہوں نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: قال رسول اللہ ﷺ «قال لی جبريل عليه السلام قلبت الأرض مشارقها ومغاربها فلم أجد رجلا أفضل من محمد»

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے خبر دی کہ” میں نے مشرق ومغرب کے کونے کونے چھان مارے ہیں مگر میں نے کسی انسان کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر فضیلت و بزرگی والا نہیں پایا۔“[السيرة النبوية لابن كثير ۱/۱۹۴]

الغرض آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے سب سے عظیم منتخب اور برگزیدہ پیغمبروں کی تمام خوبیوں کا اعلیٰ ترین مرقع بنایا۔اور آپ ﷺ ہی پر یہ بات صادق آتی ہے۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نین ونقوش میں دیکھیں تو سراپا حسن و جمال، خدوخال میں بے مثال کسی نے دیکھا تو مبہوت ہوکر دیکھتا ہی رہ گیا اور بعض نے آپ ﷺ کا دیدار کیا تو یہ کہنے پر مجبور ہوگیا کہ اس چہرے سے تو صدق ٹپکتا ہے۔یہ صاحب صدق و وفا

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

کا چہرہ ہے جس پر کذب و اِفترا ایک بہتان ہے۔ شب و روز آپ ﷺ کے حسن و جمال کا نظارہ کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کا ذخیرہ آپ ﷺ کے جمال وجلال کی روشن شہادت ہیں۔

آپ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ شعر پڑھا:

متیٰ یبد فی الدجی البهیم جبینه
یلح مثل مصباح الدجی المتوقد

''اندھیری شب میں ان کی پیشانی یوں نظر آتی ہے اور اس طرح چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔'' [اسد الغابة ۱/۲۵۵]

اور شاعر نے آپ ﷺ کی تعریف کو ناممکن سمجھتے ہوئے اس بات پر اختتام کیا کہ

یا صاحب الجمال ویا سید البشر من وجهك المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقه بعد از خدا بزرگ توئ قصه مختصر

آپ ﷺ کی ان عظیم الشان صفات کے باوجود آج مغرب جو اپنے آپ کو ترقی یافتہ قوم سمجھتا ہے وہ رسول کریم ﷺ کے خاکے شائع کر رہا ہے، لیکن ان بدباطنوں کو اس بات کا علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ہستی اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد سب سے عظیم الشان مقام رکھتی ہے یہ کفار ﴿صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ﴾ کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى أَبْصَارِهِمْ﴾ [البقرة:۷]

''اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے ان کے کان اور آنکھیں صحیح ہونے کے باوجود ان کو دین سمجھ ہی نہیں آتا کہ کون سا راستہ درست ہے۔''

اب ہم تفصیلاً نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہیں۔

چہرہ مبارک

- عن جابر بن سمرة قال رأیت النبیﷺ فی لیلة أضحیان وعلیه حلة حمراء فجعلت انظر إلیه وإلی القمر قال: فلهو کان أحسن فی عینی من القمر. [سنن الدارمي: ۱/۳۲]

''جابر بن سمرۃ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار چاندنی رات میں آپ کو دیکھا۔ آپ ﷺ پر سرخ جوڑا تھا میں ایک بار رسول اللہ ﷺ کو دیکھتا اور ایک بار چاند کو دیکھتا آخر (اس نتیجہ پر پہنچا کہ) آپ ﷺ چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں''۔

- عن أبی عبیدة بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللهﷺ فقالت یا بنی لو رأیته رأیتُ الشَّمْسَ طالعة. [سنن الدارمي ۱/۳۳]

''ابوعبیدہ بن عمار بن یاسر کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ سے کہا کہ ہمارے لئے نبی ﷺ کی صفت بیان کریں انہوں نے کہا اے میرے بیٹے! اگر تم نبی کو دیکھتے تو ایسے محسوس کرتے جیسے سورج کو دیکھ رہے ہو۔''

- وقال البراء: کان أحسن الناس وجها وأحسنه خلقا. [صحیح البخاري: ۳۵۴۹]

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کا چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت اور آپ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھے اَخلاق والے تھے۔''

- وسئل أکان وجه النبیﷺ مثل السیف؟ قال لا بل مثل القمر وفی روایة کان وجهه

مستديرا . [صحيح البخاري:٣٥٥٢،صحيح مسلم:٢٣٤٤]

''انہی (یعنی براء ہی سے) سوال کیا گیا کیا نبی ﷺ کا چہرہ تلوار جیسا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ وہ چاند جیسا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کا چہرہ گول تھا۔

⊙ قال أبوهريرة! ما رأيت شيئًا أحسن من رسول الله ﷺ كأن الشمس تجرى فى وجهه وما رايت أحدا أسرع فى مشيه من رسول الله ﷺ كأنما الأرض تطوى له وإنا لنجهد أنفسنا وإنه لغير مكثرت . [مسند أحمد:٣٥٠/٢]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی، لگتا تھا کہ سورج آپ ﷺ کے چہرے پر رواں دواں ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو تیز رفتار نہیں دیکھا، لگتا تھا کہ زمین آپ ﷺ کے لئے لپیٹی جا رہی ہے۔ ہم تو اپنے آپ کو تھکا مارتے تھے اور آپ ﷺ بالکل بے فکر ہوتے۔''

⊙ قال كعب بن مالك كان إذا سر استنار وجهه، حتى كأنه قطعة قمر . [صحيح البخاري:٣٥٥٦]

''حضرت کعب بن مالک کا بیان ہے کہ جب آپ خوش ہوتے تو چہرہ دمک اٹھتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔''

ایک بار آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف فرما تھے پسینہ آیا تو چہرے کی دھاریاں چمک اٹھیں یہ کیفیت دیکھ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے أبو كبير هذلی کا یہ شعر پڑھا۔

وإذا نظرت إلى أسرة وجهه
برقت كبرق العارض المتهلل

''جب ان کے چہرے کی دھاریاں دیکھو تو یوں چمکتی ہیں جیسے روشن بادل چمک رہا ہو۔

[السلسلة الضعيفة تحت رقم:٤١٤٤]

ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھتے:

أمين مصطفى للخير يدعو
كضوء البدر رايله الظلام

آپ ﷺ امین ہیں چنیدہ اور برگزیدہ ہیں خیر کی دعوت دیتے ہیں گویا چودھویں کے چاند کی روشنی ہیں جس سے تاریکی آنکھ مچولی کھیل رہی ہے۔'' [دلائل النبوة:٢٧٠/١]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ زہیر کا یہ شعر پڑھتے جو ھرم بن سنان کے بارے میں کہا گیا تھا کہ:

لو كنت من شئ سوى البشر
كنت المضي ليلة البدر

''اگر آپ ﷺ بشر کے سوا کسی اور چیز سے ہوتے تو آپ ﷺ ہی چودھویں کی رات کو روشن کرتے۔'' [دلائل النبوة:٢٧٠/١]

⊙ عن الجريرى عن ابى الطفيل قال قلت له ارايت رسول الله ! قال نعم كان ابيض مليح الوجه . [صحيح مسلم:٢٣٤٠]

''جریری کہتے ہیں کہ میں نے ابوطفیل سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے، فرمایا: جی ہاں وہ خوبصورت سفید چہرے والے تھے۔''

⊙ عن أبى الطفيل قال رأيت رسول الله ﷺ وما على وجه الارض رجل رآه غيرى قال

فقلت له فكيف رأيته قال كان أبيض مليحا مقصدا [صحيح مسلم:٢٣٤٠]

''ابوطفیل نے کہا میرے علاوہ روئے زمین پر کوئی شخص باقی نہیں رہا جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہو انہوں نے پوچھا آپ نے ان کو کیسا پایا؟ کہنے لگے سفید خوبصورت اور میانہ قد تھے۔''

- عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے جونہی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو فوراً سمجھ لیا کہ آپ ﷺ کا چہرہ ایک چھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔[أسد الغابة:٢٦٨/٢]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو دیکھنے والا پہلی ہی نظر میں مرعوب ہو جاتا۔[ابن هشام:٤٠٢/١]
- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کے چہرے پر چاند کی سی چمک تھی۔ [دلائل النبوة:١٥٩/١]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ چہرہ بالکل گول نہیں تھا ہلکی سی گولائی لئے ہوئے تھا۔[ابن هشام:٤٠٢/١]
- حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حسن کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

اور شاعر نے آپ ﷺ کی تعریف کو ناممکن سمجھتے ہوئے اس بات پر اختتام کیا کہ

أحسن منك لم تر قط عيني ۔۔۔ أجمل منك لم تَلِدِ النساءُ

أنت مبرأ من كل عيب ۔۔۔ كأنك قد خُلقتَ كما تشاءُ

''آپ ﷺ سے زیادہ حسین وجمیل شخص میری آنکھ نے کبھی نہیں دیکھا آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت بچہ کسی عورت نے پیدا نہیں کیا آپ ﷺ ہر عیب سے پاک ہیں گویا آپ ﷺ اپنی مرضی کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں۔''

[المستطرف للاشبیهی ٢٣١/١]

رنگت مبارک

- ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ سفید فام، خوبصورت اور میانہ قد تھے۔ [صحيح مسلم:٢٣٤٠]
- ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا رنگ سفید تھا۔[صحيح البخاري:٣٥٤٤]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ چمکدار تھا۔[دلائل النبوة:١٥٨/١]
- دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رخ زیبا سرخی مائل تھا۔(أيضا)
- حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرخی مائل وہ جسم تھا کہ جو دھوپ اور ہوا کے سامنے کھلا رہتا تھا جو لباس کے اندر پوشیدہ رہتا تھا وہ سفید اور چمکدار تھا۔[دلائل النبوة:٢٢٣/١]
- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: آپ ﷺ کا رنگ خالص سفید تھا اور نہ ہی گندم گوں، بلکہ آپ ﷺ کا رنگ چمکدار تھا۔

آنکھیں مبارک

- وقال جابر بن سمرة كان في ساقي رسول الله حموشة وكان لا يضحك إلا تبسمًا وكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين وليس باكحل . [سنن الترمذي:٣٦٤٥]

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پنڈلیاں قدرے پتلی تھیں۔ آپ ہنستے تو صرف تبسم فرماتے، آنکھیں سرمگیں تھیں تم دیکھتے تو کہتے کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ سرمہ نہ لگایا ہوتا۔''

- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی آنکھیں سیاہ تھیں اور پلکیں دراز تھیں۔[دلائل النبوة:٢٠٠/١]

◉ ہند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تلیاں سیاہ نظریں نیچی گوشہ چشم سے دیکھنے کا حیادارانہ انداز تھا۔[دلائل النبوة:۲۰۱/۱]

◉ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سفید حصے میں سرخ ڈورے تھے اور آنکھوں کا خانہ لمبا تھا۔[صحیح مسلم:۲۳۳۹]

ناک مبارک

◉ ہند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کی ناک بلندی مائل اس پر نورانی چمک جس کی وجہ سے ابتدائی نظر میں بڑی معلوم ہوتی تھی۔[دلائل النبوة:۱۶۳/۱]

رخسار مبارک

◉ ہند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رخسار ہموار اور ہلکے تھے نیچے کو ذرا سا گوشت ڈھلکا ہوا تھا۔

[دلائل النبوة:۲۱۴/۱]

دہن مبارک

◉ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہیکہ آپ ﷺ کا دہن مبارک کشادہ آنکھوں کے کنارے لمبے اور ایڑیاں باریک تھیں۔

[سنن الترمذي:۳۶۴۶]

◉ ہند بن ابی ھالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں دہن مبارک بہ اعتدال فراخ تھا۔ [دلائل النبوة:۲۱۴/۱]

دندان مبارک

◉ قال ابن عباس كان أفلج الثنيتين إذا تكلم رؤي كالنور يخرج من بين ثناياه .

[سنن الدارمي:۵۹]

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے آگے کے دونوں دانت الگ الگ تھے آپ ﷺ جب گفتگو فرماتے تو ان دانتوں کے درمیان سے نور سا نکلتا دکھائی دیتا۔''

◉ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا دوسرا قول کہ آپ ﷺ کے دانت باریک آبدار سامنے کے دانتوں میں خوش نما ریخیں تھیں۔

[الرحیق المختوم:ص۷۷۷بحوالہ مشکوۃ:۵۱۸/۲]

ریش مبارک

◉ حضرت علی ﷺ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی ریش مبارک بھرپور اور بال گنجان تھے۔[دلائل النبوة:۱۶۴/۱،۱۶۸]

◉ وقال أبو جحيفة رأيت بياضا شفته السفلى العنفقة [صحيح البخاري:۳۵۴۵]

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ہونٹ کے نیچے عنفقہ (ڈاڑھی بچہ) میں سفیدی دیکھی۔''

◉ قال أنس قبض وليس فى رأسه ولحيته عشرون شعره بيضاء [صحيح البخاري:۳۵۴۷]

''حضرت انس کہتے ہیں وفات کے وقت تک سر اور چہرے کے بیس بال سفید ہوئے تھے۔''

گردن مبارک

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کی گردن پتلی لمبی جیسے مورتی کی طرح خوب صورتی سے تراشی گئی ہو۔

گردن کی رنگت چاندی جیسی اجلی اور خوشنما تھی۔[دلائل النبوۃ:۱/۱۶۳]

سر مبارک

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سر بڑا مگر اعتدال اور مناسبت کے ساتھ۔

[سنن الترمذي مع شرح تحفة الأحوذي:۴/۳۰۳]

بال مبارک

◉ عن البراء قال ما رأيت من ذى لمة أحسن فى حلة حمراء من رسول الله ﷺ شعره يقرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين [صحيح مسلم:۲۳۳۷]

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے اور دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا آپ ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی پست قد۔''

◉ عن قتاده قلت لأنس بن مالك كيف شعر رسول الله ﷺ قال كان شعراً رجلا ليس بالجعد ولا السبط بين أذنيه وعاتقه [صحيح مسلم:۲۳۳۸]

''قتادہ سے روایت ہے میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے انہوں نے کہا درمیانے تھے نہ بہت گھونگھریالے، نہ بالکل سیدھے کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک تھے۔''

◉ عن أنس أن رسول الله ﷺ كان يضرب شعره منكبيه [صحيح مسلم:۲۳۳۸]

''انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال مونڈھوں کے قریب تک تھے۔''

◉ عن أنس قال كان شعرا رسول الله ﷺ إلى انصاف أذنيه [أيضاً]

''حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔''

◉ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال قدرے خم دار تھے۔ [دلائل النبوۃ:۱/۲۰۰]

◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے تنے ہوئے اور نہ زیادہ پیچ دار تھے۔

[ابن هشام:۱/۴۰۱]

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ درمیان سے مانگ نکلی ہوئی ہوتی۔ [دلائل النبوۃ:۱/۲۱۴]

◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کے جسم پر زیادہ بال نہ تھے۔[سنن الترمذي مع شرح تحفة الأحوذي:۴/۳۰۳]

◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر تھی۔ [أيضاً]

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کندھوں، بازوؤں اور سینہ کے بالائی حصہ پر تھوڑے سے بال تھے۔

[خلاصة السير:۱۹،۲۰]

کندھے اور سینہ مبارک

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا سینہ چوڑا، سینہ اور پیٹ ہموار تھے۔[دلائل النبوۃ:۱/۲۱۴]

◉ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا سینہ چوڑا تھا۔ [صحيح البخاري:۳۵۵۱]

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے کندھوں کا درمیانی فاصلہ عام پیمانے سے زیادہ تھا۔ [دلائل النبوۃ:۲۱۲/۱]

◉ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کندھوں کا درمیانی حصہ پر گوشت تھا۔ [دلائل النبوۃ:۲۰۱/۱]

بازواور ہاتھ مبارک

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی کلائیاں دراز، ہتھیلیاں فراخ، انگلیاں موزوں حد تک لمبی تھیں۔

[دلائل النبوۃ:۲۱۳/۱]

◉ عن أنس قال ما مست حريراً و لا ديباجا ألين من كف النبىﷺ [صحيح البخاري:۳۵٦۱]
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ریشم کا دبیز یا باریک کوئی کپڑا یا کوئی اور چیز ایسی نہیں جیسے میں نے چھوا ہو اور وہ نبی ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم وگداز ہو۔

قدم مبارک

◉ ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہتھیلیاں اور پاؤں پر گوشت تھے۔ تلوے قدرے گہرے۔ قدم اتنے چکنے کہ پانی نہ ٹھہرے۔[دلائل النبوۃ:۲۱۳/۱]

◉ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ کی ایڑیوں پر گوشت بہت کم تھا۔[صحیح مسلم:۲۳۳۹]

پسینہ مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

◉ لا شممت مسكا قط ولا عطراكان أطيب من عرق رسول الله [سنن الترمذي:۲۰۱۵]
”میں نے کبھی کستوری یا عطر کی خوشبو نہیں سونگھی جو رسول اللہ کے پسینے سے زیادہ خوشبودار ہو۔“

◉ وقال أبوجحيفة أخذت بيده فوضعتها على وجهى فاذا هى أبرد من الثلج وأطيب رائحة من المسك [صحيح البخاري:۳۵۵۳]
”ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔“

◉ وقال جابر بن سمرة وكان صبياً مسح خدى فوجدت ليده بردا أو ريحا كأنما أخرجها من جؤنة عطار. [صحيح مسلم:۲۳۲۹]
”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ جو بچے تھے۔ کہتے ہیں آپ ﷺ نے میرے رخسار پر ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایسی ٹھنڈک اور ایسی خوشبو محسوس کی گویا آپ ﷺ نے اسے عطار کے عطردان سے نکالا ہے۔“

◉ وقال أنس كأن عرقه اللؤلو وقالت أُم سليم هو من أطيب الطيب[صحيح مسلم:۲۲۳۰،۲۲۳۱]
”حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ کا پسینہ گویا موتی ہوتا تھا اور حضرت اُم سلیم کہتی ہیں کہ یہ پسینہ ہی سب سے عمدہ خوشبو ہوا کرتی تھی۔“

◉ وقال جابر لم يسلك طريقا فيتبعه أحد إلا عرف أنه قد سلكه من طيب عرقه أو قال من

ریح عرقہ [المسند الجامع:۲۹۰۰]

''حضرت جابر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کسی راستے سے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے بعد کوئی اور گزرتا تو آپ ﷺ کے جسم یا پسینہ کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتا کہ آپ ﷺ یہاں سے تشریف لے گئے ہیں۔''

- عرق ابطه مثل ريح المسك [سنن الدارمي:۱/۴۷]
''آپ کی بغلوں کا پسینہ مشک کی خوشبو کی مثل تھا۔''
- كان رسول ﷺ يعرف بالليل ريح الطيب [سنن الدارمي:۱/۳۴]
''رسول اللہ ﷺ رات کو اچھی خوشبو کی وجہ سے پہچانے جاتے تھے۔''

مجموعی جسامت

- حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا بدن گٹھا ہوا تھا۔ اعضاء کے جوڑوں کی ہڈیاں مضبوط تھیں۔
[سنن الترمذي مع شرح تحفة الأحوذي:۴/۳۰۳]
- حضرت ہند بن ہالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدن موٹا نہیں تھا۔ [دلائل النبوة:۱/۲۱۲]
- حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قد نہ زیادہ لمبا اور نہ ہی پست تھا) [صحيح البخاري:۳۵۴۹]
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں قامت مائل بہ درازی۔ مجمع میں ہوں تو دوسروں سے قد نکلتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔
[دلائل النبوة:۱/۱۹۸]
- اُم معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کا پیٹ باہر کو نکلا ہوا نہ تھا۔ [رحمة للعلمين:۱/۸۸]
- دنیوی نعمتوں سے بہرہ افروز ہونے والوں سے نبی کریم ﷺ کا جسم (باوجود فقر و فاقہ کے) زیادہ تر و تازہ اور توانا تھا۔ [المواهب:۱/۳۱۰]
- ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی بہادر اور زور آور شخص نہیں دیکھا۔
[سنن الدارمي:۱/۳۳]

ایک جامع لفظی تصویر

پاکیزہ اور کشادہ چہرہ، پسندیدہ خو، نہ پیٹ باہر نکلا ہوا، نہ سر کے بال گرے ہوئے زیبا، صاحب جمال آنکھیں سیاہ وفراخ بال لمبے اور آواز میں بھاری پن، بلند گردن، روشن مردمک، سرگیں چشم، باریک و پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگھریالے بال، خاموش وقار کے ساتھ، گویا دلبستگی لئے ہوئے دور سے دیکھنے میں رمینده و دلفریب قریب سے نہایت شیریں و کمال حسین، شیریں کلام، واضح الفاظ کلام کمی و بیشی سے معراء تمام گفتگو موتیوں کی طرح لڑی پروئی ہوئی، میانہ قد کہ کوتاہی نظر سے حقیر نظر نہیں آتے نہ طویل کہ آنکھ اس سے نفرت کرے۔ رمینده نہال کی تازہ شاخ رمینہ ہ منظر والا قد، رفیق ایسے کہ ہر وقت اس کے گرد و پیش رہتے ہیں جب وہ کچھ کہتا ہے تو چپ چاپ سنتے ہیں جیسا حکم دیتا ہے تو تعمیل کے لئے جھپٹتے ہیں۔ مخدوم، مطاع، نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو۔ [زاد المعاد:ج۱ص۳۰۷]

مہر نبوت

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا تو

وہ چھپر کھٹ کے درمیان گھنڈی کی طرح تھی۔ [صحيح البخاري:١٩٠]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبوتری کے انڈے کی طرح سرخ ابھرا ہوا گوشت تھا۔

[سنن الترمذي:٣٦٤٤]

یہ ہے حسن و جمال کا چاند جو عرب کی زمین پر وارد ہوا اور جس کے طلوع ہوتے ہی تمام روشنیاں ماند پڑ گئیں۔

کہاں یہ حسن و جمال کا پیکر اور کہاں ڈنمارک کے بدباطنوں کی ہفوات۔ العياذ بالله من ذلك .

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ .

…………*

گستاخیٔ رسول ﷺ گوارا نہیں ہمیں

کس پر یہ در کھلا نہیں قرآں کے باب کا
دین ہدیٰ ہے دین، رسالت مآبؐ کا

جو مانتا نہیں ہے، اسے کب شعور ہے
روشن ہے کائنات میں چہرہ کتاب کا

"آنکھیں اگر بند ہیں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں بھلا قصور ہے کیا آفتاب کا"

آیات حق کی روز اڑاتا ہے وہ ہنسی
داڑھی پہ خندہ زن ہے تو منکر حجاب کا

گستاخیِ رسولؐ گوارا نہیں ہمیں
پیغام ہے یہ اسوۂ عالی جنابؐ کا

رکھ دیں گے اس لعین کی گردن اتار کر
کچھ چڑھ گیا ہے اس کو نشہ شراب کا

اس گندگی کے ڈھیر کو نذرِ زمیں کریں
پھیلے نہ چار سو میں تعفن عذاب کا

اس کی حرام کاریاں، اللہ کی پناہ!
کیا انتظار ہم کریں یومِ حساب کا؟

ہر اِک کو چاہیے کہ بنے غازی علم دین
یہ وقت اب نہیں ہے سوال وجواب کا

[کامران طاہر]